Summary — 2.5 خلاصہ

تاریخ کے علم میں دوسرے سماجی علوم کی طرح علتوں کی تحقیق وجستجو ہوتی ہے جو مختلف مظاہر کی نمود کا باعث ہوتی ہیں۔علتوں کی تحقیق تاریخی تجزیے میں نتیجہ خیز ہوتی ہے۔علتیں ان خاص واقعات کی طرح نہیں ہوتیں جو دوسرے مخصوص واقعات سے پہلے ہوتے ہیں جن کا ماخذ ان کے ماقبل واقع میں تلاش کیا جا سکتا ہے۔اس کے بجائے علتیں شرطوں کے ایک مجموعے کے طور پر سمجھی جاتی ہیں جن کے تحت خاص واقعات موجود ہوتے ہیں۔یہ شرطیں ضروری اور حسب ضرورت دونوں طرح کے منصے خاص واقعات کے ہونے کے لیے فراہم کرتی ہیں۔تاہم طبیعی علوم کی طرح تاریخ میں علت کی تلاش وجستجو کے لیے لیباریٹری کی طرح کنٹرول ماحول کا التزام نہیں کیا جا سکتا۔اس کے بجائے سماجی علوم کے ماہر ایک واقعے کے وقوع ہونے کے لیے یکساں یا مختلف شرطوں کو تلاش کرتے ہیں جو واقعے کے ہونے کے وقت موجود تھیں اور جو اس وقت غیر موجود تھیں۔مزید براں علتیں ایک مظہر کی توجیہ کرتی ہیں ان کی پیش گوئی نہیں کرتیں۔

Exercises — 2.6 مشقیں

(1) علیت کیا ہے؟ اس کو ایک مظہر یا وقوع کی توجیہ کے لیے کس طرح استعمال کیا جاتا ہے۔

(2) ایک مظہر کی علتوں کی تلاش وجستجو میں طبیعی علوم کے ماہر اور سماجی علوم کے ماہرین کی مختلف طرز رسائیوں سے بحث کیجیے۔

(3) علیت کے قیام اور ایک واقعے کے ہونے کی توجیہ کرنے کے تاریخ کے طریقۂ کار سے بحث کیجیے۔

Suggested Readings — 2.7 مجوزہ کتابیں

G.E.M. Anscombe, 'Causality and Determination' in E.Sosa (ed.), *Causation and Conditionals* (Oxford, Oxford University Press, 1975).

J.L.Aronson, *Realist Philosophy of Science* (London: Macmillan 1984).

Isaiah Berlin, *Concepts and Categories* (Oxford, Oxford University Press 1980)

Wilhelm Dilthey, *Introduction to the Human Sciences* (trans. and edited by H.P.Rickman),(Cambridage: Cambridge University Press, 1988).

W.H. Dray, *Laws and Explanations in History* (Oxford, Clarendon press,1970).

Patrick Gardiner, *The Nature of Historical Explanation*(Oxford, Oxford University Press, 1961)

M.Grinsberg, 'Causality in Social Science', Proceedings of the Aristoteliam S.H.L.A. Hart and A.M. Honore, *Causation in the law* (Oxford, Clarendon Press 1973).

Carl G. Hempel,' The Function of Laws in History', in P. Gardiner (ed). *Theories of History* (New York, The Free Press, 1959)

J.L. Mackie, ' Causes and Conditions', in E.Sosa(ed), *Causation and Conditionals* (Oxford University Press 1975).

John S.Mill, *Collected Works*,Vol VII: A System of Logic Ratiocinative and Inductive, Books 1-III, (edited by J.M.Robson, Toronto, Toronto University Press, 1978)

Gilbert Ryle, *The Concept of Mind* (Harmondsworth, Penguin Books, 1980)

Rbert K. Shope,'Explanation in Terms of the Causes,' Journal of Philosophy,Vol.LXIV/10,pp.312-320,1976

Wilhelm Windelband, 'On History and Natural Sciences', Rectorial Address, Strasbourg, 1894, (trans.by Guy Oakes) *History and Theory,* 19/2,169-85,1980.

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE LIBRARY MANUU * HYDERABAD
Acc. No. MA-0446
Date 03.08.2015

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE MANUU * Hyderabad-34 *
IMC LIBRARY

"......بیانیے نمائندگی کی ایک شکل ہیں اور اس تناظر میں یہ ایجاد کردہ ہیں، لیکن اس سے صحیح صحیح معلومات فراہم کرنے کی ان کی صلاحیت ختم نہیں ہو جاتی ہے، بیانیے ماضی کے بارے میں صحیح معلومات فراہم کر سکتے ہیں مگر معلومات فراہم کرنے کا انداز مخصوص ہے۔ یہ واقعات کے پورے اجزائے ترکیبی یعنی طرز واقعات بیان کر دیتے ہیں جس میں پس منظر، اسباب واثرات، سماجی سیاق وسباق، حالات کی منطق، عملی افکار اور اعمال کے نتائج شامل ہیں۔"

کیرول (Carroll) نے اس خیال کے لیے ہیڈن (Hyden) اور دیگر مؤرخین کی بھی تنقید کی ہے کہ یہ لوگ یقین کرتے ہیں کہ ماضی کی شفاف تصویر ہی تاریخی بیانیے کے لیے حقیقت کی شرط کو پورا کر سکتی ہے، اگر ماضی کی ایسی شفاف تصویر فراہم کرنے میں ناکامی ہو جائے تو یہ افسانہ کی سطح پر آ جائے گی، لہٰذا یا تو شفاف تصویر ہے یا پھر افسانہ ہے، ان دونوں کے درمیان کوئی چیز نہیں ہے۔ بہت سے مؤرخین نے اس خیال کے خلاف ردعمل ظاہر کیا ہے اور ایک درمیانی راہ نکالنے کی اپیل کی ہے جسے برائن فے (Brian Fay) نے جدلیاتی مڈل گراؤنڈ کہا ہے جو کہ ہر رجحان کی بصیرتوں کو محفوظ رکھتی ہے اور اس کی بے اعتدالیوں کو چھانٹ کر الگ کر دیتی ہے۔

Summary — 3.7 تلخیص

مغربی دنیا میں قدیم زمانے سے ہی معروضیت کے اصولوں نے تاریخ نویسی کی بنیاد فراہم کی ہے کہ انسانی موضوعیت سے پرے ایک ماضی کی دنیا بھی ہے۔ یہی خیال اسے دریافت کرنے کی کوششوں کا موجب بنا۔ انیسویں صدی کے اوائل میں جرمن مؤرخ ویلم رینکے کی جدوجہد نے اس خیال کو ٹھوس بنیاد فراہم کی۔ مؤرخین کی کئی نسلوں نے رینکے کا اتباع کیا اور معروضی اور تجربی تاریخیں لکھیں۔ تاریخی پیشہ میں یہ روایت آج بھی بڑے پیمانے پر قابل قبول ہے۔ تاہم اس روایت کی خوب تنقید بھی کی گئی۔ سب سے اہم تنقید نے اس نکتہ پر توجہ مبذول کرائی کہ مؤرخین اپنے آپ کو مکمل طور پر نظریاتی اور تہذیبی تعصبات سے محفوظ نہیں رکھ سکتے مزید یہ کہ اس نے اس بات پر زور دیا کہ ماضی کی حقیقت کی دریافت ناممکن ہے کیونکہ ذرائع بھی تعصب سے خالی نہیں ہیں۔ دوسری قسم کی تنقید نے اس امر پر زور دیا کہ دنیا کے بارے میں ہماری معلومات مکمل طور پر زبان کے توسط سے ہے جو کہ مؤرخین یا دوسرے لوگ بولتے چالتے ہیں اور لکھتے پڑھتے ہیں۔ اس طرح لسانی نمائندگی سے پرے کوئی دنیا نہیں ہے۔ چنانچہ کسی قسم کی معروضیت کو قائم رکھنا ناممکن ہے۔ یہ تنقیدیں کبھی کبھی تاریخ نویسی کی اہم بنیاد پر ہی سوال کھڑا کر دیتی ہیں، تاہم اکثر عملی مؤرخین نے مکمل معروضیت اور اس کے مکمل انکار کے درمیان بیچ کی راہ نکالی ہے۔

Exercises — 3.8 مشقیں

1. معروضیت کیا ہے؟ تاریخ نویسی کی ان روایات سے بحث کیجیے جنھوں نے معروضی اصول کو بنیاد بنایا۔
2. مؤرخین نے معروضیت کے اصول پر اتنی تنقید کیوں کی؟ تاریخ نویسی میں معروضیت ممکن ہے؟ آپ کا کیا خیال ہے
3. تاریخ میں معروضیت کے اولین ناقدین کون تھے؟ ان کے دلائل کیا ہیں؟ آپ ان سے کہاں تک اتفاق کرتے ہیں۔
4. مندرجہ ذیل عنوانات پر نوٹس لکھیے۔

   (a) (Cultural Realtivism) تہذیبی اضافیت

   (b) (Lingustic Turn) لسانی موڑ

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE
Acc. No. MA-044
Date 03.08.2015
HYDERABAD

Suggested Readings — 3.9 مجوزہ کتابیں

C.Behan McCullagh, *The Truth of History* (London, New York, Routledge, 1998).

C.Behan McCullagh, *The Logic of History* (London, New York, Routledge, 2004).

Richard J. Evans, *In Defence of History* (Granta Books, London, 1977).

Brian Fay, Philip Pomper and Richard T. Vann (eds.) ,*History and Theory : Contemporary Readings* (Mass. and Oxford, Blackwell, 199).

Keith Jenkins (ed.), *The Postmodern History Reader* (London,and New York, Routledge, 1997).

Steven Best and Douglas Kellner, *Postmodern Theory : Critical Interrogations* (London, MacMillan, 1997)

Georg G. Iggers, *Historiography in the Twentieth Century : From Scientfic Objectivity to the Postmodern Challange* (Hanover and London, Wesleyan University Press, 1997).

Stephen Davies, *Empiricism and History* (New York, Palgrave, 2003).

Geoffrey Roberts (ed.), *The History and Narrative Reader* (London and New York, Routledge, 2001).

Arthur Marwick, *The Nature of History* (Third Edition, New York, 1989).

MEDIA CENTRE LIB
MA-044
03.08.2015
HYDERABAD

نظام سے متعلق ہوتا ہے۔ اس کا استعمال موجودہ صورت حال کو برقرار رکھنے کے لیے ہوسکتا ہے لیکن اس کو نظام کی مخالفت کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ نظریے بہت سے ہو سکتے ہیں۔ کبھی کسی مخصوص معاشرتی نظام کے سلسلے میں وہ بالکل ایک دوسرے سے مخالف ہوتے ہیں۔ نظریے طبقات کے مطابق الگ الگ ہو سکتے ہیں۔ مختلف معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی نظام تاریخ میں اپنے معاصر غالب نظریوں کی وجہ سے ہی محفوظ رہ گئے۔

ایک دوسرے معنی میں نظریے کو غلط شعور کے طور پر بیان کیا جاتا ہے جو کہ حقیقت اور دنیا کے سائنٹفک علم کا مخالف ہے، اس معنی میں اس کا استعمال لوگوں کو گمراہ کرنے اور موجودہ صورت حال کی حمایت پر اکسانے کے لیے کیا جاتا ہے۔

Exercises — 4.6 مشقیں

(1) نظریے کی اصطلاح سے آپ کیا سمجھتے ہیں اس کے مختلف استعمال پر بحث کیجیے۔

(2) تاریخ کی رفتار کو متاثر کرنے میں آئیڈیالوجی نے کیا کردار ادا کیا؟

Suggested Readings — 4.7 کتب برائے مطالعہ

Tom Bottomore et al (ed.), *A Dictionary of Marxist Thought* (entry on "Ideology by Jorge Larrain)

David L.Sills(ed)., *International Encyclopedia of the Social Sciences vol.* 7 &8,"Ideology by Edward Shils and "Ideology and the Social System" by Harry M. Johnson.

John Plamentaz, Ideology.

T.Z.Lavine, *From Socrates to Sartre the Philosophic Quest,* Parts 4 & 5. Robin Blackburn (ed.) *Ideology in Social Sciences.*

Karl Lowith, *Meaning in History.*

Istvan Meszaros (ed.), *Aspects of History and Class Consciousness.*

R.G. Collingwood, *The Idea of History.*

Karl Mannheim, *Ideology and Utopia.*

E.P. Thompson, *The Poverty of Theory & other Essays* (he last essay bearing the title of the book).

Martin Selinger, *The Marxist Conception of Ideology.*

Sholmo Avineri, *The Social and Political Thought of Karl Marx.*

5.8 مشقیں Exercises

(1) آپ یونٹ 3 کے بلاک I میں معروضیت اور ترجمانی کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ ہیروڈوٹس اور تھوسی ڈائیڈس کی تحریر کردہ تواریخ کو معروضیت کے پیمانے پر کہاں رکھیں گے؟

(2) اس یونٹ میں زیر بحث تاریخ نویسی سے مؤرخین کے مقاصد کیا تھے؟

(3) اپنی تواریخ میں ان مؤرخین نے کیا طرز اختیار کیے ہیں؟ ایک نوٹ لکھئے۔

5.9 کتب برائے مطالعہ Suggested Readings

A.H.M. Jones (ed), A History of Rome through the Fifth Century selected Documentrs. vol.-1 (The Repbulic) and vol.2 The Empire (New York, Harper and Row 1968-70)

George Rawlinson (tr), The History of Herodotus (The Translation originally published during 1858-60)

Richard Crawley (tr). Thucydides, The History of the Pelopnnesian War (The Translation in 1910, Reprinted in 1952)

Alfred John Church and William Jackson Brodribb. (tr). The Annals and the Histories of Tacitus (Modern Library, 2003)

M.I. Finely, Ancient History:Evidence and Modes (London, Penguin, 1958)

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE LIBRARY MANUU HYDERABAD
Accn. No MA-0...
Date 03.08.2013

2- ماقبل جدید چین میں تاریخ نویسی کے ارتقاء سے بحث کیجیے؟

3- ماقبل جدید عہد میں تاریخ نویسی سے متعلق نظریات پر روشنی ڈالیے؟

4- چین کی روایتی تاریخ نویسی کی خصوصیات بیان کیجیے؟

6.10 مجوزہ کتابیں Suggested Readings

William Theodore de Bary (Comp.), Sources of Chinese Tradition, Vol.1 (New York and London, Columbia University Press, 1960)

Charles S. Gardner, Chinese Traditional Historiography (Cambridge, Massachusetts, Harvard University Press, 1961)

John King Fairbank and Edwin Reischauer, East Asia: The Great Tradition (Boston, Houghton Mifflin Company, 1958, 1960)

Etienne Balasz, Chinese Civilization and Bureaucracy (New Haven, Yale University Press, 1964)

Endymion Wilkinson, Chinese History: A Manual (Cambridge, Massachusetts and London, Harvard University Press, 2000)

J, Meskill (ed.) The Pattern of Chinese History: Cycles, Development, or Stagnation? (Boston, Heath, 1965)

راجاؤں نے وکرمادتیہ (لغوی معنی آفتاب شجاعت) کا لقب اختیار کیا اور ہمارے پاس یہ طے کرنے کا کوئی ذریعے نہیں ہے کہ ان میں سے کس نے آج کے زمانے میں مستعمل سنوت کی ابتدا کی۔ شک سنوت کا آغاز منطقی طور پر سب سے زیادہ مشہور کشاں بادشاہ کنشک کے عہد حکومت سے مانا جاسکتا ہے۔ یہاں یہ بات ذہن میں رکھنی ضروری ہے کہ کشان اور شک دونوں ہی وسط ایشیا کے دو مختلف انسانی گروہ تھے۔ امکان یہ ہے کہ شک لفظ غیر ملکیوں کے لیے ایک نسلی علامت کے طور پر اور کشانوں سے شروع ہونے والے عہد کے روپ میں استعمال کیا جانے لگا۔

Summary — 7.10 خلاصہ

یہ واضح ہے کہ تاریخ کا شعور، اگر ہم اس کے معنی ماضی کے بارے میں معلومات کا حصول لیں، تو قدیم ہندوستان میں پوری طرح موجود تھا۔ تعین زمانہ کے لیے کئی طریقۂ کار تھے جو عام طور سے رائج تھے۔ اس طرح کے کتبے پورے برے صغیر میں پائے گئے ہیں۔ ان کتبوں اور متنی روایات کے وسیلے سے ہمیں یہ علم ہوا کہ ماضی کے بارے میں خاص طبقوں کا ذہنی رویہ کیا تھا اور وہ ریکارڈوں کی حکمت عملی کے ذریعے اس کا صحیح غلط استعمال کس طرح کرتے تھے۔ ان میں سرپرست کی سخاوت کا ذکر ہوتا تھا جیسے ویدک دانستیاں میں سلسلۂ نسب کی ترتیب بھی سیاسی ضرورتوں کے مطابق ہوسکتی تھی اور بہت ہی تخلیقی طریقہ سے اس کو پھیلا جاسکتا تھا۔ اس کے علاوہ حکمراں حیثیت کے دعوے کرنے کے لیے مخصوص اصناف کو بھی رواج دیا گیا تھا۔ جیسا کہ پرشتیوں اور چرتوں سے واضح ہے۔ ان کے علاوہ دیگر روایات بھی ہیں۔ کلہن کی راج ترنگنی حالانکہ راجاؤں سے متعلق اور ان کے بارے میں تھی لیکن اس کا اسلوب اور لہجہ جداگانہ تھا۔

جب ہم غیر اشرافیہ گروہوں کی تاریخ تلاش کرتے ہیں تو ہمیں بہت سے مسائل سے الجھنا پڑتا ہے۔ یہ کچھ تعلیم یافتہ لوگوں کی ضمنی دلچسپیوں کا موضوع تھا جنہوں نے کچھ تحریری روایات قائم کیں جن کا ہم نے تجزیہ کیا۔ اس طرح تاریخ نویسی کی متمول لیکن محدود روایات کا ہمیں کچھ احساس ہوتا ہے۔

Exercises — 7.11 مشقیں

(1) درج ذیل پر نوٹ لکھیے۔
(الف) ویدک دانستیاں (ب) چرت (ج) پرشتیاں

(2) پرانوں کے سلسلۂ نسب کی روایت پر روشنی ڈالیے؟

(3) کلہن کون تھا؟ اس کے تاریخی کاموں سے بحث کیجئے

(4) قدیم ہندوستان کے مختلف شاہی خانوادوں میں مستعمل تعین زمانہ کے طریقہ کاروں پر نوٹ لکھئے۔

Suggested Readings — 7.12 مجوزہ کتب

V.S. Pathak, Ancient Historians of India (London, Asia Publishing House, 1963).

C.H. Philips (ed), Historians of India, Pakistan and Ceylon (London, Oxford University Press, (1961) 1967.

Romila Thapar, Cultural Pasts: Essays in Early Indian History (New Delhi, Oxford University Press, 2000

A.K. Warderm An Introduction to Indian Historiography (Bombay, 1972)

ادبی صفات سے متصف کیا۔ عہد وسطیٰ کے مسلم مورخین جیسے ال تبری المسعودی نے عمدہ تاریخیں لکھیں۔ حقیقت و فسانے میں فرق کے لیے اکثر و بیشتر جدید ترین اصول اپنائے لیکن ابن خلدون ان میں سب سے بڑا عہد وسطیٰ کا عربی مورخ ہے، جس نے شہروں اور تہذیبوں کے عروج و زوال کے بیان کے لیے سماجیاتی تاریخ کے تصور کی تخلیق کی۔ پندرہویں صدی کے دوران دنیا کی بدلتی ہوئی تاریخ کے طور پر ماضی کا بیان جغرافیائی خصوصاً دنیا کی بحری تلاش کے ساتھ بلاواسطہ ملا ہوا تھا۔ دنیا کا یہ بحری سفر ہندوستان کے سمندری راستے کی تلاش یا مفروضہ جنوبی براعظم کی تلاش، جس کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا تھا کہ افریقہ اور ایشیا کو جوڑتا ہے۔ یوروپ کے زمینی سطح پر براعظموں کی تکثیریت کو مزید تسلیم کر لینے سے قرون وسطیٰ کی روایتی عالمی تصویر اور سنین کی اعداد و شماری اور ماضی کے ذکر و بیان کی عجیب و غریب شکل ہو گئی تھی۔ اگر چہ مغربی تاریخ نویسی کی روایتوں کی بنیادیں کلاسیکی آثار قدیمہ اور مسیحیت کا تسلسل تھیں۔ بعد کے عہد وسطیٰ نے ان ذخائر کو اپنایا اور زیادہ وسیع مواد اور قطعی تاریخی ترتیب کے ساتھ اس کو آگے منتقل کیا۔ یورپ کے ساحلوں کو چھونے والے دوسرے گہرے اثرات بھی قبول کیے۔ اس لیے یہ تنقید غیر مناسب معلوم ہوتی ہے کہ عہد وسطیٰ کے مورخین تاریخی تبدیلی کے عمل کی طرف کم متوجہ تھے اور وہ یہ تصور کرنے کے اہل نہیں تھے کہ پہلا دور ان کے دور سے بالکل مختلف ہے۔

8.5 خلاصہ Summary

مذکورہ باب میں ہم نے عہد وسطیٰ کے یورپ میں تاریخ نویسی کی روایت کی ابتدا و عروج پر بحث کی ہے۔ عہد وسطیٰ کے یورپ میں تاریخ نویسی کلیسائی تاریخ سے شروع ہوتی ہے۔ ان تواریخ میں وقت کا ایک تصور تھا جس کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا تھا کیوں کہ یہ الوہی وقت تھا۔ آہستہ آہستہ وقت کے تصور میں تبدیلی آئی۔ مسیحیت سے قبل کی تاریخ نویسی کی روایات سے متاثر ہو کر مورخین نے وقت کے اور زیادہ ارضی ہونے کے حوالے سے اس پر غور کرنا شروع کیا جو کہ قابلِ پیمائش تھا۔ فکر کی اس تبدیلی نے تاریخ نویسی میں علم سنین کے استعمال کو ممکن بنایا۔ دوسرے علاقوں جیسے بازنطینی اور عرب ممالک کے روابط سے دوسرے اثرات مرتب ہوئے جن سے وسط یورپی تاریخ نویسی کو فائدہ پہنچا۔

8.6 مشقیں Exercises

1۔ عہد وسطیٰ میں مغرب میں وقت کے بدلتے تصور پر بحث کیجیے۔ اس نے تاریخ نویسی کو کیسے متاثر کیا؟

2۔ مسیحی تاریخ نویسی پر ایک نوٹ لکھیے۔

3۔ عہد وسطیٰ کے یورپ کے کچھ اہم مورخین اور ان کے کارناموں پر ایک نوٹ لکھیے۔

8.7 معاون کتب Suggested Readings

Donald R. Kelley, *Versions of History from Antiquity to the Enlightenmen* (New Haven, 1991).

R.G. Collingwood, *The Idea of History* (Oxford, 1946).

Beryl Smalley, *HIstorians in the Middle Ages* (London, 1974).

Denys Hay, *Annalists and Historians: Western Historiography from the Eighth to the Eighteenth Centuries* (London, 1977)

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE LIBRARY
Acc. No MP-0478
Dt. 03.08.2015
HYDERABAD

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE MANUU
IMC LIBRARY
Hyderabad